قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي شَمَائِلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ

16
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

اربعینِ شمائلِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام



تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

16

سلسلة اربعينات الحديث النبوی

أربعون حديثًا

فی شمائل النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

اربعینِ شمائل محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ شمائل محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍۙ﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

”هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .“ [1]

”وہ اہل حدیث ہیں۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .“ [2]

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔“

چنانچہ محدثین نے حدیث و سنت کی تدوین و جمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث و سنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول و ضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا .)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِـيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية :1/111۔ المقاصد الحسنة : 411.

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة ، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى ، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى :2/271، برقم :1727.

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔"أَرْبَعُوْنَ فِی شمائل النبي المختار ﷺ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

معجزاتؑ اور خصوصیاتؑ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫﴾

[الفتح : 29]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے لیے بڑے سخت ہیں، اور آپس میں نہایت مہربان ہیں، آپؐ انہیں رکوع اور سجدہ کرتے دیکھتے ہیں، وہ لوگ اللہ کی رضا اور اس کے فضل کی جستجو میں رہتے ہیں۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰﴾ [الاحزاب :40]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’محمدؐ تم لوگوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، وہ تو اللہ کے رسول اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۸﴾ [سبا : 28]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے ہیں۔''

حدیث: 1

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلِی وَمَثَلُ الْأَنْبِیَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْیَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ لَا یَعِیْبُوْنَ سِوَاهَا. فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ.)) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس (بہترین) محل کی سی ہے جس کی عمارت بڑے اچھے طریقے پر بنائی گئی (مگر) اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ دیکھنے والوں نے اس کے اردگرد چکر لگائے انھیں اس (محل) کی خوبصورت عمارت سے (بہت) تعجب ہوتا تھا سوائے اس اینٹ والی جگہ کے (جسے خالی چھوڑ دیا گیا تھا) وہ کسی چیز میں عیب نہیں نکالتے تھے۔ میں وہ ہوں جس نے اس اینٹ والی جگہ کو بھر دیا (میرے ساتھ اس عمارت کی تعمیر کا خاتمہ ہوا اور میرے ساتھ ہی رسولوں کا سلسلہ ختم ہوا)۔''

حدیث: 2

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِی: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، رقم:3535۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبیین، رقم:2286.

لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً .))[1]

''اور سیدنا جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں (ایسی) دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ (دشمنوں پر) میری مدد ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے کی گئی ہے، اور میرے لیے (ساری) زمین کو مسجد اور طہور (پاک اور پاک کرنے والی) بنایا گیا ہے۔ پس میری امت میں سے جس آدمی کی نماز کا وقت ہو جائے وہ نماز پڑھ لے، اور میرے لیے (جہاد کی) غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں کی گئیں۔ اور مجھے شفاعت بخشی گئی (میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا)۔ اور (مجھ سے پہلے ہر) نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

حدیث 3:

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ ﴿٢١٤﴾ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا: اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا بَنِي عَبْدِمَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التیمم، رقم: 335، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد ومواضع الصلاة، رقم: 521.

رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِی مَا شِئْتِ مِنْ مَالِی لَا أُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا .)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ارشاد فرمایا: اے قریش کی جماعت یا اسی طرح کی کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی (ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ) اپنی جانوں کا سودا کرو، میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکوں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکوں گا۔ اے (میرے چچا) عباس بن عبدالمطلب میں تجھے اللہ سے نہیں بچا سکوں گا۔ اور اے (میری بیٹی) فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے میرا جو کچھ مال ہے مانگ لے، میں تجھے اللہ سے نہیں بچا سکوں گا۔''

حدیث 4:

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ .)) [2]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔''

---

1. صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الشعراء، رقم: 4771، صحیح مسلم، رقم: 206.
2. صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 5940.

حدیث 5:

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ، الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.)) [1]

''اور سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے (بہت سے) نام ہیں۔ میں احمد ہوں، محمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، میرے ساتھ اللہ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں، لوگ (قیامت کے دن) میرے قدموں پر اکٹھے ہوں گے، اور میں العاقب ہوں۔ جس کے بعد کوئی نبی (پیدا) نہ ہو۔''

جسمانی واخلاقی اوصافِ مصطفی ﷺ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝١٥٩﴾

[آل عمران : 159]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آپ محض اللہ کی رحمت سے اُن لوگوں کے لیے نرم ہوئے ہیں، اور اگر آپ بدمزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، پس آپ انہیں معاف کردیجیے، اور ان کے لیے مغفرت طلب

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم 3532، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 2354.

کیجیے، اور معاملات میں ان سے مشورہ لیجیے، پس جب آپؐ پختہ ارادہ کر لیجے تو اللہ پر بھروسہ کیجیے، اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ [الانبیاء : 107]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ کو سارے جہان والوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّ لْیَبْكُوْا كَثِیْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ [التوبة : 82]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پس وہ تھوڑا ہنسیں اور روئیں زیادہ۔"

حدیث: 6

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ. مُشْرَبٌ حُمْرَةً، ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّى تَكَفِّيًا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ.)) [1]

"اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے۔ آپؐ کا سر اور داڑھی بڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں سخت اور موٹی تھیں (آپ کا رنگ) سرخی مائل (اور سفید) تھا آپؐ کی ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے۔ سینے کے نیچے لمبے بال تھے جب آپؐ چلتے تو آگے کی طرف جھک کر (تیز) چلتے گویا کہ کوئی اوپر سے نیچے اتر رہا ہے۔ میں نے

[1] سنن ترمذی، ابواب المناقب، رقم: 3637، شمائل ترمذی، رقم: 5- محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں دیکھا نہ آپ ﷺ سے پہلے اور نہ بعد میں۔“

حدیث: 7

((وَعَنْ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا خَرَّةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .)) [1]

”اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ (کے جسم مبارک) کی خوشبو سے زیادہ نہ مشک کستوری سونگھی ہے اور نہ مشک عنبر، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم نہ ریشم چھوا نہ اس سے ملائم جلد والا کوئی اور کپڑا۔ (آپ ﷺ کی خوشبو سب سے زیادہ اچھی اور آپ ﷺ کی ہتھیلیاں سب سے زیادہ ملائم تھیں)۔“

حدیث: 8

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَأَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَمْرٍ كَمَا يَشْتَهِيْ صَاحِبِيْ أَنْ يَّكُوْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ: (أُفٍّ) لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا، أَوْ أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا .)) [2]

”اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور میں ایک (چھوٹا) لڑکا تھا جو اپنے ساتھی (اور سرپرست) کی ہر بات تو اسی طرح نہیں کرتا جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے کبھی مجھ سے یہ نہیں کہا: اوئے تو نے یہ کیوں کیا ہے اور یہ کیوں نہیں کیا؟“

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم:1973، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 6053.

[2] سنن ابوداود، کتاب الادب، رقم:4774۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

حدیث: 9

((وَعنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا ، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ . وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا .)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ نے ارشاد فرمایا: جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے (ایک کا) اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کام ہی اختیار کیا جب تک کہ اس میں (کوئی) گناہ نہیں تھا اور اگر گناہ کا کام ہوتا تو آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے کبھی انتقام نہیں لیا۔ الا یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑا جاتا تو آپ اللہ کی خاطر اس کا انتقام لیتے تھے۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ . قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً .)) [2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ مشرکوں کے لیے بددعا کریں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

---

1. صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم:3560، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم:6045۔ مؤطا مالك، رقم:902/2.
2. صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن لعب الدواب وغیرها، رقم: 6613.

حدیث: 11

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیَّ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَشَدَّ حَیَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِی خِدْرِھَا ، وَکَانَ اِذَا کَرِہَ شَیْئًا عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ جب آپ ﷺ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس ناپسندیدگی کا اثر ہم آپ ﷺ کے چہرے سے دیکھ لیتے تھے۔''

حدیث: 12

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ أَجْوَدُ مَا یَکُونُ فِی رَمَضَانَ حِینَ یَلْقَاہُ جِبْرِیلُ وَکَانَ جِبْرِیلُ عَلَیْہِ السَّلَام یَلْقَاہُ کُلَّ لَیْلَۃٍ فِی رَمَضَانَ حَتَّی یَنْسَلِخَ یَعْرِضُ عَلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِیَہُ جِبْرِیلُ عَلَیْہِ السَّلَام کَانَ أَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیحِ الْمُرْسَلَۃِ .)) [2]

''اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے تھے کہ بھلائی کے کاموں میں نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے جب رمضان میں جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے تو آپؐ بہت زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس رمضان کے آخر تک ہر رات تشریف لاتے تھے۔ جب جبریل علیہ السلام آپؐ سے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الأدب، رقم: 6119، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم:6032.

[2] صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب أجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان، رقم: 1902، صحیح مسلم، کتاب الفضائل رقم: 6009.

ملتے تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔''

حدیث :13

((وَعَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: قِيلَ، لِعَائِشَةَ: مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِي ثَوْبَهٗ، وَيَحْلِبُ شَاتَهٗ، وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ.)) [1]

''اور سیّدہ عمرہ (بنت عبدالرحمٰن، تابعیہ رحمۃ اللہ علیہا) سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ اپنے کپڑے کو صاف کرتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے، اور اپنے کام خود کرتے تھے۔''

حدیث :14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا.)) [2]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو آلِ محمدؐ کے لیے گزارے والا رزق بنا (تاکہ وہ آخرت سے غافل نہ ہو جائیں)۔''

حدیث :15

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ

[1] الشمائل ترمذی، رقم: 344۔ صحیح ابن حبان، رقم: 5675۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی ﷺ وأصحابه، رقم 6460، صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فی الکفاف والقناعة، رقم:1055.

تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ، وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتِ النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ .)) [2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک عورت بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کی گئی اس نے بلی کو قید کیا اسے کھانا دیا نہ پینا اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ زمین سے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم میں ڈال دیا۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِيْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ قَالَ: لَمَّا رَأَو النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَخَلَ قَالُوْا: قَدْ جَاءَ الْاَمِيْنُ .)) [3]

''اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعبہ شریف کی تعمیر کے جھگڑے میں جب اہل مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اگلی صبح سب سے پہلے) حرم

---

1. مسند احمد، رقم: 2/312-313۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔
2. صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6675.
3. مجمع الزوائد، رقم: 13880.

شریف میں داخل ہوتے دیکھا تو (خوشی سے) پکار اٹھے "امین آ گیا۔"

پیغمبر اطہر ﷺ کی طہارت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط وَ اِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ط وَ اِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَ اَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ ط مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ ﴾

[المائدۃ : 6]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو، تو اپنے چہروں کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرلو، اور اپنے پاؤں دوٹخنوں تک دھولو، اور اگر تم ناپاک ہوتو پاکی حاصل کرو، اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آئے، یا تم نے بیویوں سے مباشرت کی ہو، اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو، پس اپنے چہروں اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اس سے مسح کرلو، اللہ تعالیٰ تمھیں کسی تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا ہے، بلکہ تمھیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کرنا چاہتا ہے، تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔"

حدیث: 18

((وَعَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ أَخْبَرَہٗ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ

وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [1]

''اور سیدنا حمران حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی بہا کر انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ تین دفعہ دھویا۔ اور (پھر) اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا۔ پھر بایاں بھی اسی طرح دھویا پھر سر کا مسح کیا۔ پھر اپنا دایاں پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر بایاں اسی طرح دھویا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے میری طرح وضو کیا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں (اس کے پہلے) اپنے آپ سے (غیر ضروری) بات نہ کی تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصیام، باب سواك الرطب واليابس للصيام، رقم: 1934، صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء، رقم: 226، سنن أبوداود، رقم: 106.

مسواک اور دائیں سمت سے محبت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾ [البقرۃ: 222]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاکیزگی حاصل کرنے والوں سے۔“

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾ [بنی اسرائیل: 79]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور رات کے کچھ حصے میں نمازِ تہجد میں قرآن پڑھیے، یہ آپؐ کے لیے زائد نماز ہوگی۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو ”مقام محمود“ پر پہنچا دے گا۔“

حدیث: 19

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.)) [1]

”اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ خوب صاف کرتے تھے۔“

حدیث: 20

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب قول الامام فی صلوٰۃ اللیل، رقم: 1136، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم: 593.

اسْتَطَاعَ فِیْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ ، فِیْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے (مثلاً) وضو، کنگھی کرنا اور جوتا پہننا۔ (وغیرہ)''

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری نماز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ﴾

[العنکبوت : 45]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور نماز قائم کیجیے، بے شک نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ أَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیَّ رضی اللہ عنہ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهُمْ أَبُوْقَتَادَةَ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالُوْا: فَلِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً ، قَالَ: بَلٰى قَالُوْا: فَاعْرِضْ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ، رقم: 426، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم: 617.

يُـقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّـى يُـحَـاذِيَ بِهِـمَـا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ يَهْـوِي إِلَـى الْأَرْضِ فَيُـجَـافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْـنِـي رِجْـلَـهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ، وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْـرَى فَيَـقْـعُدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَـدَيْـهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَـصْـنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْـلِيـمُ أَخَّـرَ رِجْـلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي .)) [1]

’’اور سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ رضی اللہ عنہم میں جس میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم میں سے سب سے زیادہ جانتا ہوں تو انہوں نے کہا: وہ کیوں؟ آپ نہ تو ہم سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے ہیں اور نہ ہم سے پہلے آپؐ کی صحبت اختیار کی ہے۔ (ابوحمید نے) کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: پس (اپنی بات) پیش کریں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ تکبیر کہتے حتیٰ کہ

[1] سنن ابوداود، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، رقم: 730، صحیح ابن خزیمہ، رقم: 587-588، صحیح ابن حبان، رقم: 442، 491، 492۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

ہر ہڈی اپنی جگہ اعتدال کے ساتھ ٹھہر جاتی۔ پھر قرأت کرتے، پھر تکبیر کہتے اور کندھوں تک رفع یدین کرتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ پھر نہ سر (بہت) جھکاتے نہ (بہت) بلند رکھتے (بلکہ) اعتدال اختیار کرتے۔ پھر سر اٹھاتے تو کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ، پھر اعتدال کے ساتھ کندھوں تک رفع یدین کرتے پھر کہتے: اللہ اکبر، پھر زمین کی طرف (سجدے کے لیے) جھکتے تو اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے، پھر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ اور جب سجدہ کرتے تو پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے تھے پھر (دوسرا) سجدہ کرتے، پھر اللہ اکبر کہتے اور اٹھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر پہنچ جاتی۔ پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے تھے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک رفع یدین کرتے جیسا کہ شروع نماز میں کیا تھا۔ پھر اس طرح باقی نماز میں کرتے۔ حتیٰ کہ وہ سجدہ ہوتا (اس سجدے سے مراد رکعت ہے) جس میں سلام ہوتا ہے تو بائیں پاؤں کو پیچھے کر کے (ایک طرف کو) نکالتے اور دائیں حصے پر تورک کی حالت میں بیٹھ جاتے۔ ان سب نے کہا: آپ نے سچ کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔"

لوگوں کی خبر گیری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴾ [الشعراء: 80]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔"

حدیث 22:

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى

مَـرِيْضٍ قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ ، لَا شَافِيَ اِلَّآ أَنْتَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقمًا .))[1]

’’اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کے پاس (عیادت کے لیے) جاتے تو دُعا فرماتے: (اے) لوگوں کے رب! (اس کی) بیماری دور کر دے اور تو (اسے) شفا دے دے۔ تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا (دوسرا) کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا دے کہ بیماری باقی نہ رہے۔‘‘

لباسِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: 23

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .))[2]

’’اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح والے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے سر) پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔‘‘

حدیث: 24

((وَعَـنْ عَبْـدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَـانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ .))[3]

---

[1] سنن نسائی فی الکبری، رقم: 10881، عمل الیوم واللیلة، رقم:1042۔ صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم :5750 عن عائشة .

[2] سنن ترمذی، ابواب اللباس، رقم: 1735، سنن ابوداود، کتاب اللباس، رقم: 4076۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

[3] سنن ترمذی، کتاب اللباس، رقم: 1744، ابن ماجه، کتاب اللباس، رقم: 3647۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

''اور سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ (کی انگلی) میں انگوٹھی پہنتے تھے۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِىْ يَنَامُ عَلَيْهِ ، مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر سوتے تھے، چمڑے کا تھا اُس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

رہبرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ﴾ [المؤمنون: 51]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک میں تمہارے کرتوتوں کو خوب جانتا ہوں۔''

حدیث: 26

((وَعَنْ أَبِىْ جُحَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا آكُلُ مُتَّكِئًا .)) [2]

''اور سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔''

---

[1] سنن ترمذی، کتاب اللباس، رقم: 1761، صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، رقم:5447۔ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم:6456.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم:5398.

حدیث :27

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِیُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ .)) 1

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں نقص نہیں نکالا۔ اگر طلب ہوتی تو کھا لیتے ورنہ اسے چھوڑ دیتے تھے۔''

حدیث :28

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا : أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ .)) 2

''اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے (بکری کی) پہلدستی کا بھنا ہوا گوشت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے کھایا پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔''

حدیث :29

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ ، فَأُتِیَ بِطَعَامٍ وَدُعِیَ لَهُ ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ ، فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ .)) 3

---

1 صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم: 3563، صحیح مسلم، کتاب الأطعمة، رقم:5380.

2 سنن ترمذی، کتاب الأطعمة، رقم: 1829، الشمائل للترمذی، رقم: 163۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

3 شمائل ترمذی، رقم: 960۔ مسند أحمد : 3/177۔ 274۔ 279۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند کرتے تھے۔ آپ کو ایک کھانے کی دعوت دی گئی تو میں کدو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ رہا تھا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ آپؐ اسے پسند فرماتے ہیں۔''

حدیث: 30

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلاثًا ، وَيَقُولُ: إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ.
قَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلاثًا.)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پانی پیتے تھے، اور ارشاد فرماتے: یہ زیادہ پیاس بجھانے والا اور نفع بخش ہے۔''

حدیث: 31

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ يُسْتَعْذَبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ السُّقْيَا ، وَالسُّقْيَا مِنْ طَرَفِ الْحَرَّةِ ، عِنْدَ أَرْضِ بَنِي فُلَانٍ.)) [2]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حرہ کی طرف بنو فلاں کی زمین کے کنویں سے (پینے کا پانی) نکالا جاتا تھا۔''

پاکباز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی

حدیث: 32

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُبِضَ عَنْ تِسْعِ

---

1. صحیح مسلم ، كتاب الأشربة ، رقم:5287.
2. أبو الشيخ ، ص: 288 ، شرح السنة ، رقم:3050۔ سنن ابوداؤد ، كتاب الأشربة ، رقم:3735۔ المشكاة ، رقم:4284۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نِسْوَةٍ ، وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ .)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، جب وصال ہوا تو آپ کی نو بیویاں تھیں، اور (سودہ کے علاوہ) آٹھ کی باریاں مقرر تھیں۔''

حدیث :33

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا ، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .)) [2]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے۔ جس کا قرعہ نکل آتا وہ آپ کے ساتھ جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بیوی کے لیے ایک دن اور رات کی باری مقرر کر رکھی تھی۔ سوائے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کے لیے اپنا دن رات عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے رکھا تھا۔''

معطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عطر و خوشبو

حدیث :34

((وَعَنْهَا رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ ،

[1] کتاب الام للشافعی: 110/5، صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: 5067، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، رقم: 3633.

[2] صحیح بخاری، کتاب الهبة......، رقم: 2593، صحیح مسلم، کتاب التوبة، رقم: 2770.

حَتّٰى أَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِىْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ .)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین خوشبو لگاتی تھی حتیٰ کہ میں خوشبو کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں دیکھتی تھی۔''

سفر کے لیے روانگی اور واپسی

حدیث 35:

((وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ كَانَ يَقُوْلُ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِى سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ .)) [2]

''اور سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے علاوہ سفر کے لیے بہت کم ہی نکلتے تھے۔''

وصالِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ إِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝٣٠ ﴾ [الزمر : 30]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے نبی! آپ بھی فوت ہو جائیں گے اور یہ لوگ بھی مر جائیں گے۔''

حدیث 36:

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِى الْقَدَحِ ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّى عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ، أَوْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، رقم: 5923، صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: 1190.

[2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، رقم: 2949.

سَكَرَاتِ الْمَوْتِ .))[1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کے وقت دیکھا ہے۔ آپؐ کے پاس پانی کا ایک پیالہ (برتن) تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں ہاتھ داخل کرتے اپنے چہرے پر پھیرتے، پھر ارشاد فرماتے: اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد کر۔''

حدیث: 37

((وَعَنْهَا رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ .))[2]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ان کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی طرف جھک گئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: ''اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر، اور رفیق اعلیٰ کے ساتھ مجھے ملا دے۔''

محبتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﹰاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

[1] سنن ترمذی، کتاب الجنائز، رقم: 978، شمائل ترمذی، رقم: 388۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4440۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 2444.

يَأْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع [التوبة : 24]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آپ کہیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان، اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو، اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرلو، یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے کر آ جائے، اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

حدیث :38

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ .)) [1]

"اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس کے اندر ہوں، اس نے ایمان کی مٹھاس پالی: (۱) جسے اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) جو کسی بندے سے صرف اللہ کے لیے محبت کرے۔ اور (۳) جو شخص کفر سے نجات کے بعد اس میں لوٹنے کو اتنا ناپسند کرے جیسا کہ آدمی آگ میں گرنا ناپسند کرتا ہے۔"

حدیث :39

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

[1] صحيح بخارى، كتاب الإيمان، رقم: 21، صحيح مسلم، كتاب الإيمان رقم: 166.

((لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ .)) ❶

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات اس (دین) کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔''

خوابِ میں زیارتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث :40

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ: مَنْ رَّآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ ، فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ، رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً ا مِنَ النُّبُوَّةِ .)) ❷

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے (ہی) دیکھا ہے، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ

---

❶ شرح السنة ، رقم:104 ، أربعین نووی ، رقم : 41۔ امام نووی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری ، کتاب التعبیر ، رقم:6994 .

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

۱۔ قرآن حکیم.

۲۔ الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

۳۔ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، ١٣٩٨هـ.

٤۔ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

٥۔ السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

٦۔ المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، ١٣٩٨هـ.

٧۔ السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

٨۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

٩۔ صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

١٠۔ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

١١۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.

١١۔ مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.